بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ آغاز

عجائب خانۂ عالم کا مرقعِ عبرت

عبرت سرائے دہر کا یہ کتنا واضح مرقعِ عبرت ہے، جسے دستِ قدرت نے پاکستان کے سابق صدر سابق وزیراعظم اور چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کی شکل میں عجائب خانہ عالم میں رکھوا دیا ہے تاکہ یہ عبرتناک واقعہ یہ بھیانک انجام اور یہ بطشِ شدید مکافاتِ عمل سے غافل اور نتائج اعمال سے بے خبر انسانوں کے لئے عبرت و نصیحت کا ایک عظیم الشان سامان بن جائے۔ یہ واقعہ ہائلہ عصرِ حاضر کی تاریخ کا ایک زور دار طمانچہ ہے خود فراموش اور خدا فراموش انسانوں کے منہ پر، غرور و نخوت سے سرشار متکبرین اور متجبرین کے لئے، عظمت و جبروت، قوت و اقتدار کے بلاشرکت غیرے مالک ربّ السموٰت والارضین کی صفاتِ عظمت و کبریائی میں دست اندازی کرنے والے چھوٹے جبّار اور سرکش حکمرانوں کے لئے اور اُن تمام سیاسی قائدین اور زعماء کے لئے جو منافقت و عیاری کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح عوام کو اپنے حرص و ہوس کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔

جنابِ بھٹو کا وہ بے مثال عروج اور یہ بے مثال شرمناک اور اذیّت ناک انجام۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ایک ظالم و جابر انسان جو اپنے آپ کو ہر انسانی اور اخلاقی قدر و شرف اور عدل و انصاف، ضمیر و احساس، شرافت و نجابت کے ہر تقاضے سے بالاتر سمجھتا رہا، اور جو ملّت کے معنوی اور انسانی قدروں کے لئے معنوی موت کا پیام بنا رہا، اُس کا تختۂ دار پر چڑھنے کا واقعہ اور اتنی ذلّت آمیز موت اگر آج ملّت کی ظاہری و معنوی حیات کا مژدہ سنا رہی ہے تو اس میں حیرت و تعجب کی کونسی بات ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب۔ اے عقل و بصیرت والو قصاص اور پھر ایسا قصاص یہ تو تمہارے لئے پیغامِ حیات ہے، اگر قدرت کی گرفت نہ ہوتی اور کوئی ظالم اپنے انجامِ بد کا شکار نہ ہوتا۔ تو کیا خدا کی یہ بستی ظلم و شر سے تہس نہس ہو کر نہ رہ جاتی اور کیا ایسا ہونا خدا کے شانِ عدل و رحم کے شایان ہوتا؟

پس بھٹو بھی قانونِ فطرت کے عین مطابق اپنا بویا ہوا فصل کاٹ کر اور اپنے سوءِ عاقبۃ سے ہمکنار ہو کر موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے نکال و موعظت کا سامان بن چکا ہے۔ فجعلنٰھا نکالاً لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین۔ احتسابِ خداوندی بقدرِ نعمت و احسانات ہوا کرتی ہے، بھٹو کو خداوندِ تعالیٰ

نے صلاحیت اور استعدادِ عمل کی وافر دولت عطا فرمائی، ذہانت و فطانت سے نوازا اور پھر ہر طرح کے وسائل و ذرائع سے لیس کر کے اُسے خدمت و تصرّف کے عظیم الشان مواقع عطا فرما دیئے مگر جتنی نعمتیں بڑھتی گئیں اتنی ہی اس کی خدا فراموشی اور خود فراموشی، ناشکری اور حق ناشناسی کی تہیں سخت سے سخت تر ہوتی گئیں۔ اُس نے خدا کی دی ہوئی صلاحیتوں کو ظلم و فساد، فریب و نفاق، عیاری اور مکاری، جبر و استبداد کے فروغ کا ذریعہ بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ اہل ہوی و ہوس اور اصحاب فسق و فجور کے لئے محبت کی نشانی اور عظمت کا آئیڈیل ہو گئے۔ ابلیسی قوتوں نے اُسے اپنا محافظ جانا اور وہ بالآخر گناہ کا سمبل بن کر رہ گئے۔ بھٹو کی یہی وہ امتیازی شان ہے۔ جو آج بھی معاشرہ کے بگڑے ہوئے اور شر و بدی کے رسیا اور متوالے جرائم پیشہ طبقوں کیلئے ایک بت بنا ہوا ہے، عقیدت و محبت کے اس طلسم ہوشربا کا در پردہ اصل محرک درحقیقت انسان کا وہی جذبۂ نفسانی اور خواہشاتِ حیوانی ہیں جو اہل فسق و معصیت کے لئے سامان ہلاکت بنے رہتے ہیں۔

بھٹو نے سیاست کے میدان میں بے شمار جرائم کئے وہ ملک کو دو لخت کر گئے، مسلم قوم کا شیرازہ اتحاد بکھیر دیا۔ اسلامی، اخلاقی اور معنوی قدریں پائمال کر دیں، ہزاروں بے گناہ انسانوں کے قتل و تباہی کے مرتکب ہوئے اور یہ سب باتیں ایسے ننگ ملت ننگ دین اور ننگ وطن غداروں کی پھانسی کے لئے کافی ہوتی ہیں مگر آن کی پھانسی بھی ایسی تمام باتوں سے نہیں، ایک بے گناہ انسان کے خون ناحق بہانے سے ہوئی اور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے جس انداز میں اسلام کے نظام عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کے عین مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ عدالتوں میں طویل نقد و جرح، جانچ پرکھ اور مواقع صفائی فراہم کرنے کے بعد اور عدالتوں کے فیصلہ کے بعد سزا نافذ کرا دی۔ شاید صدیوں کے بعد اسلام کے نظام عدل و انصاف کو اس طرح بے لاگ اور دو ٹوک انداز میں نافذ کرنے کی اتنی روشن مثال سامنے آئی ہو۔ حقوق انسانیت کے علمبردار اور مظلوموں کی حمایت کے دعویدار عیار یورپ کو شور و واویلا کرنے کی بجائے تاریخ عدل و انصاف کے اس سنہرے اور روشن واقعہ پر تحسین و مرحبا کے نعرے بلند کرنے چاہیئے تھے مگر وہ جو اپنے کسی شاہی خاندان کے دور سے وابستہ کسی فرد کا معمولی جرمانہ ہو جانے پر اپنی جمہوریت اور عدل و انصاف کے شور سے قیامت برپا کر دیتے ہیں اور اپنے مقاصد ذلیلہ کیلئے ہزاروں لاکھوں انسان چشم زدن میں بھون ڈال دیتے ہیں اور خدا کی زمین کو آگ اور خون سے بھر دیتے ہیں وہ کب کسی اسلامی حکومت و معاشرہ کے اس عادلانہ اور جرأتمندانہ کارنامہ پر حقیقت پسندی اور وسیع الظرفی کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ یہ اسلامی تاریخ تھی جہاں خلیفہ وقت ایک غریب اور بے بس انسان کے ساتھ اور ایک جابر و مطلق العنان امیر المومنین ایک قلی دیانتی

کے دعویٰ پر عدالتِ عالیہ میں ملزموں کے کٹہرے میں ایک ساتھ کھڑے ہو جاتے ۔ اور آج یہ بھی اسلامی تاریخ ہی کا ایک شاندار باب ہے کہ اقتدار و قوت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے والے کسی شخص کو قانون عدل و انصاف کے احترام میں تخت کی بجائے تختہ پر چڑھا دیا گیا اور اس راہ میں ہر قسم کی ترغیب و ترہیب اور ہر بیرونی و اندرونی مطالبہ اور دباؤ کو نظر انداز کر دیا گیا۔ کہ جو قومیں اس راہ میں امیر و غریب، بڑے اور چھوٹے اپنے اور پرائے کی تمیز کرنے لگتی ہیں وہ بلاریب ہلاکت و زوال سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔ اقیموا حدود اللہ علی القریب والبعید۔ (الحدیث)

اب جب بھٹو اس دنیا میں نہیں رہے مگر ان کے پیدا کردہ فتنے اور آثار (افتراق و انتشار، جھوٹ و فریب، بحران اور غیر یقینی کیفیت، فوضویت اور اباحیت اور فرق مراتب کی پائمالی، اقدار انسانیت کی بربادی اور معلوم نہیں کیا کیا لعنتیں) وہ اپنے باقیات سیئات میں چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور جسے ہم "بھٹو ازم" کا نام دے سکتے ہیں، بھٹو کے بعد اس "بھٹو ازم" کو ختم کرنے کے لئے قوم کو، زعماء کو، معاشرہ کو اور بالخصوص برسر اقتدار طبقہ اور حکومت کو شدید تر محنت کرنی ہوگی، عوام کے مسائل کے حل کے لئے بہت بڑے پیمانہ پر اقدامات کرنے ہوں گے، اندرونی اضطراب اور بے چینی کو ختم کرنا ہوگا، گناہ اور بدی کی شدت سے حوصلہ شکنی اور سرکوبی کرنی ہوگی۔ غریبوں اور بے بسوں کو اسلام کے نظام عدل و اقتصاد اور اسلام کے شان رحمت و رأفت سے عملاً متعارف کرانا ہوگا کہ وہ اُسے اپنے دکھوں کا مداوا سمجھ لیں اور انہیں یقین صادق اور ایمان محکم آجائے۔ تب ہمیں بھٹو ازم سے نجات ملے گی اور اگر ایسا نہ ہوا تو ظلمت و شر، اور ظلم و بدی کا یہ لاوا کہیں نہ کہیں پھر اتنی شدت سے پھوٹ پڑے گا، کہ رہے سہے خیر و صلاح اور اصلاح کے نشانات بھی بھک سے اُڑ جائیں گے۔

ولا فعلہا اللہ۔　　واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

بیشمار مصروفیات اور گوناگوں مشکلات اور وسائل کی کمی کی وجہ سے الحق کئی ماہ سے پوری کوشش کے باوجود لیٹ چھپ رہا ہے۔ تاہم چھپتے ہی الحق کی ترسیل تمام قارئین کو ایک ہی وقت میں کی جاتی ہے جبکہ قارئین میں سے بعض کو یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ شاید صرف انہیں تاخیر سے الحق بھیجا گیا ہے۔ ہم معزز قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ اس تاخیر کو درگذر فرمائیں۔ ہم حالات درست کرنے اور الحق قارئین کرام کی خدمت میں ٹھیک وقت پر پہنچانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ "ادارہ"